مولانا عتیق احمد بستوی (لکھنو)

دولت عثمانیہ کے دور اصلاحات کا مختصر جائزہ

دسویں صدی ہجری ' سولہویں صدی عیسوی کے آخر تک دولت عثمانیہ دنیا کی عظیم تر سلطنت تھی' اس کا داخلی نظم و نسق' فوجی نظام' عدل و انصاف اس وقت کی تمام حکومتوں میں بے مثال تھا' عثمانی فتوحات کا سیلاب بڑی تیزی سے یورپ ' ایشیا' افریقہ میں بڑھ رہا تھا' عثمان خاں اول سے لے کر سلیمان اعظم قانونی تک دولت عثمانیہ کے تخت پر دس ایسے فرمانروا تخت نشین ہوئے جو اپنی عقل و تدبر' شجاعت و سیاست ' سلیقہ جہانگیری و جہان بانی میں بے نظیر تھے ' تاریخ عالم میں بہت کم کسی سلطنت کو مسلسل ایسے دس فرمانروا نصیب ہوئے ہوں گے ' سترہویں صدی سے اس کی فتوحات کا سیلاب ختم ہوا سلیمان اعظم قانونی ہی کے دور میں سلطنت عثمانیہ کے اسباب زوال کی نشوونما شروع ہو گئی ؛ لیکن اس کے بعد بھی مدت تک یورپ کے قلب و دماغ پر دولت عثمانیہ کی سطوت و شوکت ' قوت و جبروت کی دھاک بیٹھی رہی' سلطان محمد رابع کے عہد میں ویانا کے دوسرے محاصرہ (1683ء) کی ناکامی اور ترکوں کی شکست فاش کے بعد دولت عثمانیہ کا خوف اہل یورپ کے دلوں سے تقریبا ختم ہوگیا ' اور پڑوسی سلطنتوں نے حملے شروع کر دیئے ' اٹھارہویں صدی عیسوی میں دولت عثمانیہ کے زیادہ تر معرکے روس اور اسٹریا سے پیش آئے' روس اور اسٹریا کی فوجیں اگرچہ یورپ کے جدید اصول حرب پر ٹریننگ پا چکی تھیں پھر بھی دولت عثمانیہ کی فوجوں نے غیر معمولی جانبازی و شجاعت سے ان کا مقابلہ کیا' دشمن کی جنگی مہارت اور جدید آلات حرب کے مقابلہ میں جو کمی تھی' اسے عثمانیوں نے اپنے جوش ایمانی اور جذبہ جہاد سے پورا کیا' پورا زور صرف کر دینے کے باوجود روس و اسٹریا سلطنت عثمانیہ کے بہت تھوڑے علاقوں پر قبضہ کر سکے' انیسویں صدی میں بڑی تیزی سے عثمانی مقبوضات کا سقوط شروع ہوا ۔ سترہویں صدی میں جب عثمانی فوجوں کو بعض محاذوں پر شکست ہونے لگی' اسی وقت سے دولت عثمانیہ کے خاص خاص حلقوں میں ملک کی فوجی تنظیم اور نظام سلطنت کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا جانے لگا اور ارباب فکر نے جدید اصلاحات کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا اور دن بہ دن یہ رجحان بڑھتا رہا' اٹھارہویں صدی کے آخر میں مصر پر نپولین کے حملے نے عثمانی فوجوں کی تنظیم و تربیت کی ناکامی دو دو چار کی طرح واضح کر دی اس کے بعد بڑی تیزی سے ہمہ جہتی خصوصا فوجی اصلاحات جاری کی جانے لگیں ۔

مندرجہ ذیل صفحات میں ہم مختصرا ان اصلاحات کو پیش کر کے ان پر حقیقت پسندانہ تبصرہ کریں

گے' ان اصلاحات کو ہم چار ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں - (1) سلطان سلیم ثالث سے پہلے کا دور' (2) سلیم ثالث کا دور (3) محمود ثانی کا دور (4) سلطان عبدالمجید کا دور -

اصلاحات کا دور اول

سلطان سلیم ثالث سے پہلے کے دور میں ہمیں دولت عثمانیہ کی تاریخ میں اصلاحات کے دھندلے نقوش اور متفرق اقدامات ہی ملتے ہیں' کوئی منصوبہ بندی سرگرمی اور تحریک نہیں ملتی مختلف سلاطین و وزراء نے وقتی ضرورت اور ملکی مصالح کی بنا پر بعض اصلاحی قدم اٹھائے جن سے ملک کے قدیم انتظامی ڈھانچے میں کوئی دیرپا ' انقلابی تبدیلی نہیں آئی ' مراد رابع (1023ھ 1633ء 1050ھ 1640ء) نے سلطنت کا روز بروز زوال و اضمحلال دیکھ کر چند فوجی اصلاحات کیں - اناطولیہ کے قاضی عسکر کی مدد سے بعض انتظامی تبدیلیاں بھی کیں ' سلطنت کے قوانین کو سختی کے ساتھ نافذ کیا' ان افسروں اور سرکاری ملازمین کو عبرت ناک سزائیں دیں' جو بددیانتی' رشوت ستانی' اور ظلم و ستم کے مرتکب ہوتے تھے کوپریلی خاندان کے وزراء نے بھی ملکی نظم و انتظام کے سلسلے میں بعض اہم اقدامات کئے لیکن ان کے اقدامات زیادہ تر عیسائی رعایا کے ساتھ حسن سلوک اور انہیں انصاف دلانے سے متعلق تھے' مصطفیٰ کوپریلی نے تمام پاشاؤں کے نام احکام جاری کئے کہ عیسائی رعایا پر کسی قسم کی سختی نہ کی جائے ' ان احکام کی پابندی نہ کرنے والوں کو سخت سزائیں دیں - عیسائیوں کو نیا کلیسا تیار کرنے کی ممانعت تھی مصطفے کوپریلی نے یہ پابندی ختم کر دی - حسین کوپریلی نے فوج' بحریہ' مالیات' مدارس وجوامع' اوقاف و مساجد تمام شعبوں میں کچھ نہ کچھ اصلاحات جاری کیں -

سلطان احمد ثالث کے دور میں قسطنطنیہ میں پہلا مطبع قائم ہوا' اس کے آغاز سے پہلے مفتی اعظم اور علمائے کرام نے مطبع کی شرعی حیثیت پر بحثیں کیں - اور بڑے غور و خوض کے بعد تصحیح اور جودت طبع کی شرط کے ساتھ مطبع جاری کرنے کی اجازت دی ' لیکن اس وقت احتیاطا خالص دینی کتابوں کی طباعت روک دی ' کچھ دنوں بعد جب اس کی صحت طباعت اور تصحیح پر اعتماد ہو گیا ' تو دینی کتابوں کی طباعت کی بھی اجازت دے دی ' دولت عثمانیہ عملاً بھی اسلامی حکومت تھی اس لئے اس کے سربراہ کوئی نیا قدم اٹھانے سے پہلے مفتی اعظم سے شرعی حکم دریافت کرتے اور ان کے فتوی کے بعد ہی اسے بروئے کار لاتے۔

سلطان محمود اول (1143ھ/1757ء ' 1167ھ/1754ء) نے فوجی نظام کی اصلاح پر خصوصی

دی' فوجی اصلاحات کا راستہ ہموار کرنے کے لئے فنون جنگ پر یورپین کتابوں کا ترجمہ کرا کے ان کی اشاعت کی ' تاریخ' جغرافیہ' ترکی زبان و ادب وغیرہ کے موضوع پر بھی بہت سی کتابیں اس کے عہد میں شائع ہوئیں اسی کے عہد میں احمد پاشا نے توپ خانہ کی اصلاح کی اور اسکدار میں انجنیرنگ کا اسکول قائم کیا لیکن ینی چری کی شدید مخالفت کی بناء پر یہ اسکول بند کرنا پڑا۔

محمود اول کے بعد سلطان مصطفیٰ ثالث (1171ھ/1730ء ' 1187ھ/1773ء) نے بھی اصلاحات کے میدان میں چند اہم قدم اٹھائے ' اگرچہ مسلسل جنگوں کی وجہ سے وہ وسیع پیمانے پر اصلاحات برپا نہ کر سکا - اس کا صدر اعظم راغب پاشا یورپ کی علمی ترقیات کا گرویدہ تھا' اس کی حوصلہ افزائی سے یورپین مفکرین نیوٹن ' فولٹر وغیرہ کے افکار و خیالات کا ترکی میں ترجمہ ہوا' مصطفےٰ ثالث بسا اوقات ممالک یورپ کے سفراء کو مدعو کر کے اصلاحات سے متعلق تبادلہ خیالات اور مشورے کیا کرتا تھا' اس نے بعض فرانسیسی ماہرین کی مدد سے بارود خانہ قائم کیا اور توپ و تفنگ کے فنون کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ بھی قائم کیا - راغب پاشا نے اپنی جیب خاص سے قسطنطنیہ میں ایک عظیم الشان پبلک لائبریری قائم کی اور متعدد شفاخانے اسی کے عہد میں تعمیر ہوئے۔

سلطان عبدالحمید اول (1187ھ/1773ء ' 1203ھ/1789ء) نے بھی اصلاح کی کوششیں جاری رکھیں ' صلح نامہ کینارجی (1774ء) کے بعد سلطان نے فوجی اصلاحات کو اپنا میدان عمل بنایا - فرانسیسی جرنلوں کی مدد سے اس نے توپ خانہ کو مضبوط کیا اور ترقی دی ' فوجی انجنیرنگ کالج قائم کر کے نوجوانوں کو فوجی انجنیرنگ کی اعلی تعلیم دلوائی - اس کے عہد میں فنون جنگ پر کتابوں کی تصنیف اور ترجمہ میں خاصی پیش رفت ہوئی ' سلطان کے معتمد قبطان پاشا حسن جزائری نے بحریہ کو خاصی ترقی دی ' ایک انگریز جہاز ساز کی مدد سے اس نے نئے طرز کے جنگی جہاز تیار کرائے۔

اصلاحات کا دوسرا دور

1203ھ / 1789ء میں سلطان سلیم ثالث ستائیس سال کی عمر میں تخت نشین ہوا' سلیم ثالث سلطان مصطفےٰ ثالث کا اکلوتا لڑکا اور سلطان عبدالحمید اول کا چہیتا بھتیجا تھا' فطری طور پر بڑا ذکی و ذہین تھا' عبدالحمید اول نے اس کی تعلیم و تربیت کے بہترین انتظامات کئے - بہ ظاہر سرائے سلطانی میں نظر بند ہونے کے باوجود عبدالحمید اول کی شفقت و محبت نے اسے پوری آزادی دے رکھی تھی ' ان حالات سے فائدہ اٹھا کر اس نے تخت نشینی سے پہلے ہی امور سلطنت کی پوری واقفیت بہم پہنچائی اور اپنے کو

حکمرانی کا اہل بنا لیا ۔ اس کے باپ مصطفے ثالث نے اس کے لئے اپنے دور حکومت کی ایک سرگزشت چھوڑی تھی ' جس میں اس کے دور کے خاص خاص واقعات درج تھے' اور دولت عثمانیہ کے انحطاط و زوال اور نظام سلطنت کے فساد و انتشار پر تبصرہ اور اصلاحات کا ایک مفصل خاکہ تھا' تخت نشینی کے بعد اس نے ایک اطالین طبیب لورنزو کو اپنا ہمراز اور مشیر خاص بنایا' لورنزو سے اس نے مغربی یورپ کی سلطنتوں ' وہاں کے نظام مملکت ' فوجی تنظیم اور اسباب ترقی کے سلسلہ میں پوری واقفیت حاصل تھی' کئی سال تک شاہ فرانس اور اس کے وزراء سے خفیہ خط و کتابت رکھی اور فرانسیسی تہذیب و ثقافت کا گرویدہ ہو گیا ۔

زمام سلطنت سنبھالنے کے بعد سلیم ثالث نے اصلاحات کا ہمہ گیر و ہمہ جہت منصوبہ تیار کیا اور اس پر کاربند ہو گیا' سلیم ثالث کی اصلاحات کو ہم تین بڑے خانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ۔ انتظامی (2) فوجی (3) معاشرتی

(1) انتظامی اصلاحات

سلطان سلیم ثالث کے دور میں دولت عثمانیہ چھبیس ولایتوں پر مشتمل تھی' یہ ولایتیں ایک سو ترسٹھ (163) علاقوں میں تقسیم تھیں جن کو لوا کہا جاتا تھا ' ہر لوا میں متعدد قضا یا ضلع ہوتے تھے' ہر قضا (ضلع) عموما ایک شہر اور اس کے ماتحت علاقوں پر مشتمل ہوتا تھا' ولایت کا حاکم اعلی پاشا ہوتا تھا' جس کی حیثیت وزیر کے برابر ہوتی تھی' پاشا اپنی ولایت کی ایک یا چند لواؤں پر براہ راست حکومت کرتا تھا' بقیہ لواؤں کے حکام پر اس کی سیادت تسلیم کی جاتی تھی ۔ پاشا کا تقرر عموما ایک سال کے لئے ہوا کرتا تھا' بسا اوقات یہ منصب بڑی رشوت دے کر حاصل کیا جاتا' پاشائی کے امیدواروں کے پاس عام طور پر اس منصب کی "خریداری" کے لئے کافی رقم نہ ہوتی اس لئے وہ کسی دولت مند یونانی یا ارمنی ساہوکار سے بھاری قرض لے کر یہ رشوت ادا کرتے ' قرض دینے والے ساہوکار کا ایک معتمد ایجنٹ پاشا کے ساتھ بطور سیکرٹری کے رہتا اور عموما صوبے کا اصلی حکمران وہی ہوتا ' یہ عیسائی ایجنٹ اپنے ہم مذہب عیسائی رعایا کو بہت تنگ کرتے اور ان پر نئے نئے ظالمانہ ٹیکس عائد کرتے تاکہ رشوت میں دی ہوئی بھاری رقم سود کے ساتھ وصول ہو جائے' پاشا اور اس کے کارندوں کی ولایت کے باشندوں پر اتنی مضبوط گرفت ہوتی کہ ان کی شکایتیں باب عالی تک نہیں پہنچ پاتیں' لیکن اگر باشندوں کی طرف سے پاشا کی پرزور شکایتیں باب عالی تک پہنچ جاتیں اور تحقیق کرنے پر صحیح ثابت ہوتیں تو پاشا کو نہ صرف

معزول کر دیا جاتا بلکہ جرم کی سنگینی کی صورت میں قتل کر دیا جاتا تھا مگر اس کی نوبت کم ہی آتی تھی' باب عالی کی طرف سے پاشا کی مدد کے لئے دو یا تین آدمی مقرر کئے جاتے جن کا انتخاب اسی ولایت کے باشندے کرتے انہیں اعیان کہا جاتا تھا' بسا اوقات اعیان بھی پاشاؤں کے ساتھ ظلم و ستم میں شریک ہو جایا کرتے ۔

سلطان سلیم ثالث نے اولاً تو اس کی کوشش کی کہ حکام اور پاشاؤں کے تقرر میں رشوت ستانی کا سلسلہ بند ہو' افسروں اور اہل کاروں کا تقرر کارکردگی اور لیاقت کی بنیاد پر ہو' رشوت اور سفارش کی بنیاد پر نہ ہو' ثانیاً قانون بنا دیا کہ پاشا کا تقرر بجائے ایک سال کے تین سال کے لئے ہوا کرے گا تاکہ اسے ولایت کو ترقی دینے اور وہاں تعمیری اور رفاہی منصوبے بروئے کار لانے کے لئے خاصا وقت مل سکے اور تین سال کی مدت پوری ہونے کے بعد پاشا کا دوبارہ تقرر صرف باشندگان ولایت کی رضامندی سے کیا جائے ' سلیم ثالث نے پاشاؤں کے اختیارات بہت کچھ کم کر دیئے اور قانون بنا دیا کہ ملک کے باشندوں سے خراج اور عشر وغیرہ مرکزی حکومت کے کارندے وصول کریں گے ' پاشاؤں کو خراج ' مال گزاری وصول کرنے کا کوئی حق نہیں' اسی طرح اس نے مرکزی حکومت میں صدر اعظم کے اختیارات میں بہت کمی کر دی ' اسے پابند بنایا کہ تمام اہم امور میں دیوان سے مشورہ لیا کرے۔

سلیمان قانونی نے بڑی مستحکم اور منصفانہ بنیادوں پر نظام جاگیرداری قائم کیا تھا ' جس میں کلیتہً ظلم ستم کا سدباب کر دیا گیا تھا ' لیکن مرکزی حکومت کی روز افزوں کمزوریوں کی وجہ سے جاگیرداروں نے سلیمان قانونی کی عائد کردہ پابندیاں اور قوانین نظرانداز کر دیئے اور بڑی حد تک خود سر و خود مختار ہو بیٹھے' جس کے نتیجے میں ملک میں ابتری بڑھتی گئی ' محنت کش' کسان' مزدور طبقہ کا استحصال کیا جانے لگا ان حالات کا جائزہ لے کر سلیم ثالث نے نظام جاگیرداری منسوخ کرنے کا فیصلہ کر لیا اور قانون بنا دیا کہ موجودہ جاگیرداروں کے مرنے پر ان کی جاگیریں ضبط کر لی جائیں اور آئندہ ان جاگیروں کی آمدنی سرکاری خزانہ میں جمع کی جائے اور اس سے نئی فوج کے مصارف ادا کئے جائیں ۔

خصوصی رعایتی سکیم

ادارہ موتمر المصنفین اور ادارۃ العلم والتحقیق کی تمام مطبوعات بالخصوص شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ، حضرت مولانا سمیع الحق اور مولانا عبدالقیوم حقانی کی تمام تصنیفات ۳۳ فی صد کی خصوصی رعایت پر صرف ایک خط لکھ کر آپ گھر بیٹھے وصول کر سکتے ہیں بشرطیکہ رکنیت کے لیے ایک کارڈ لکھ کر صرف رکنیت نمبر حاصل کر لیں ۔

دفتر ادارۃ العلم والتحقیق ، دارالعلوم حقانیہ ، اکوڑہ خٹک ، ضلع نوشہرہ

خودانحصاری کی طرف ایک اور قدم

نیلم گلاس

ngi

رنگین شیشہ (Tinted Glass)

باہر سے منگانے کی ضرورت نہیں۔

چینی ماہرین کی نگرانی میں اب ہم نے رنگین عماراتی شیشہ (Tinted Glass) بنانا شروع کر دیا ہے۔

دیدہ زیب اور دھوپ سے بچانے والا **نیلم** کا (Tinted Glass)

نیلم گلاس انڈسٹریز لمیٹڈ

ورکس، شاہراہِ پاکستان حسن ابدال۔ فون: 563998 ـ 509 (05772)

فیکٹری آفس، ۲۸۴-بی راجہ اکرم روڈ، راولپنڈی فون: 568998 ـ 564998

رجسٹرڈ آفس، ۱۷-جی گلبرگ II، لاہور فون: 871417-0?8786